احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ | 19-جون 1998ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029

جمعہ 19 جون 1998ء 23 صفر المظفر 1419 ہجری 19 احسان 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 130

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا عبادت کا مغز ہے

حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ

دعا عبادت کا مغز ہے۔

(ترمذی ابواب الدعوات باب فی فضل الدعاء)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میرے ساتھ عادت اللہ یہ ہے کہ جب میں کسی امر کے واسطے توجہ کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں تو اگر وہ توجہ اپنے کمال کو پہنچ جائے اور دعا اپنے انتہائی نقطہ کو حاصل کر لے تب ضرور اس کے متعلق کچھ اطلاع دی جاتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جب انسان خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اکثر خدا تعالیٰ اپنے بندے کی دعا قبول کرتا ہے لیکن بعض دفعہ خدا تعالیٰ اپنی بات منواتا ہے۔ دو دوستوں کی آپس میں دوستی کے قائم رہنے کی یہی نشانی ہوتی ہے کہ کبھی اس نے اس کی بات مان لی اور کبھی اس نے اس کی بات مان لی۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہمیشہ ایک ہی دوسرے کی بات مانتا رہے اور وہ اپنی بات کبھی نہ منوائے۔ جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ ہمیشہ اس کی دعا قبول ہوتی رہے اور اس کی خواہش پوری ہوتی رہے وہ بڑی غلطی کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 52)

اصل راہ اور گر خدا شناسی کا دعا ہے اور پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے۔ ایک پنجابی فقرہ ہے

جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا

حقیقت میں جب تک انسان دعاؤں میں اپنے آپ کو اس حالت تک نہیں پہنچا لیتا کہ گویا اس پر موت وارد ہو جاوے۔ اس وقت تک باب رحمت نہیں کھلتا۔ خدا تعالیٰ میں زندگی ایک موت کو چاہتی ہے۔ جب تک انسان اس تنگ دروازہ سے داخل نہ ہو کچھ نہیں۔ خدا جوئی کی راہ میں لفظ پرستی سے کچھ نہیں بنتا، بلکہ یہاں حقیقت سے کام لینا چاہئے۔ جب طلب صادق ہو گی تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے محروم نہ کرے گا۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 240)

جوش اخلاص اور دعا پر یقین پیدا کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

"....غرض اپنے کاموں کے علاوہ ہمیں یہ دعا بھی کرنی چاہئے کہ اے خدا! جس حد تک ہماری طاقت تھی ہم نے کوشش کی۔ اب تو ہی اس کام کو پورا کر دے۔ کیونکہ یہ کام اب ہماری طاقت سے باہر ہے۔ تم پہلے فرائض کو ادا کرنے کی طرف توجہ کرو۔ اگر تم دعا کرتے رہو تو مجھے کسی خطبہ کی ضرورت ہی نہیں۔ اگر تمہارے اندر کمزوریاں اور خامیاں ہیں اور تم دعا کرتے ہو کہ خدایا! تو ان کمزوریوں اور خامیوں کو دور کر دے۔ تو تمہاری دعا ہی ان کو دور کر دے گی۔ اگر تم نمازوں میں کمزور ہو۔ اور تم دعا کرتے ہو کہ خدا تعالیٰ تمہاری اس کمزوری کو دور کر دے اور تمہارے اندر اس کمزوری کا احساس پایا جاتا ہے تو خدا تعالیٰ تمہاری کمزوری کو دور کر دے گا۔ اور تم خود بھی نمازوں میں پابندی اختیار کرو گے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کی مدد اس وقت ہی آئے گی جب تم خود بھی اپنے اندر تغیر پیدا کرو۔ اگر تمہارے اندر جوش اور اخلاص ہے اور پھر تم دعا کرتے ہو۔ تو تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ ورنہ کامیابی تمہیں حاصل نہیں ہو سکتی۔

پس ضرورت اس بات کی ہے کہ تم اپنے اندر جوش، اخلاص اور دعا پر یقین پیدا کرو۔ میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ خصوصاً نوجوانوں کو۔ کہ وہ اپنے اندر دعا کرنے کی عادت پیدا کریں۔ پرانے لوگوں نے حضرت مسیح موعود کا زمانہ دیکھا ہے۔ اور ان کے اندر دعا کرنے کی عادت پائی جاتی ہے۔ اب نوجوانوں کو بھی اپنے اندر یہ عادت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

خدا تعالیٰ کے سامنے رونے، گریہ وزاری کرنے اور فریاد کرنے کی عادت ڈالی چاہئے۔ اگر وہ پورے اخلاص، یقین اور جوش کے ساتھ ایسا کریں گے۔ تو خدا تعالیٰ کی مدد آئے گی۔ جو ان کی حالت کو بھی درست کر دے گی اور کامیابی کے رستے بھی ان کے لئے کھول دے گی۔"

(خطبہ 17 دسمبر 1928ء مشعل راہ ص 610)

☆......☆......☆......☆

وقفِ عارضی کا مقصد

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں

○ "وقف عارضی کی جو تحریک ہے اس کا بڑا مقصد بھی یہ تھا اور ہے کہ دوست رضاکارانہ طور پر اپنے خرچ پر مختلف جماعتوں میں جائیں اور وہاں قرآن مجید سیکھنے سکھانے کی کلاسز کو منظم کریں اور منظم طریق پر وہاں کی جماعت کی اس رنگ میں تربیت ہو جائے کہ وہ قرآن کریم کا جوا بشاشت سے اپنی گردن پر رکھیں اور دنیا کے لئے نمونہ بن جائیں۔"

(الفضل 14۔ مئی 1969ء)

☆......☆......☆......☆

تحریک جدید میں شمولیت کی تلقین

○ "پس نوجوانوں اور ان کو جو پہلے دور میں (تحریک جدید میں) حصہ نہیں لے سکے خاص طور پر توجہ کی ضرورت ہے۔ ہر شخص اپنے باپ بیٹے اور بھائی اور دوست کو ہر بیوی اپنے خاوند کو اور ہر خاوند اپنی بیوی کو توجہ دلائے کہ جس نے پہلے حصہ نہیں لیا۔ وہ اب حصہ لے اور جس نے حصہ لیا تھا وہ زیادہ حصہ لے تا ان کا انجام ان کی ابتدا سے اچھا ہو۔"

(ارشاد سیدنا حضرت مصلح موعود)
(مرسلہ وکیل المال اول)

بچوں کی لائبریری کے نئے اوقات

○ گرمیوں کی تعطیلات کی وجہ سے یکم جون 1998ء سے خلافت لائبریری میں بچوں کے سیکشن کے اوقات کار صبح 7 بجے سے دوپہر 1 بجے تک ہیں۔

صبح 9 بجے سے 11 بجے تک بچوں کو مفید اور دلچسپ معلوماتی ویڈیوز دکھانے کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ بچے زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

حکایات نور

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کے بیان فرمودہ سبق آموز واقعات

اہل اللہ اپنی خواہشیں بہت مختصر رکھتے ہیں

"دنیا طلبی نے لوگوں کو پریشان کر رکھا ہے۔ ایک مسلمان بادشاہ دہلی سے ملتان جاتا تھا۔ خواجہ فریدالدین" سے اس کے وزیر کو عقیدت تھی۔ اپنے پیرو مرشد کے آگے کچھ نقد روپیہ اور کچھ کاغذ رکھے۔ نقد روپیہ تو خواجہ صاحب نے لے لیا اور کاغذ کی نسبت پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا یہ دس گاؤں بطور جاگیر پیش کرتا ہوں تا لنگر خانہ وغیرہ کے خرچ میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔ فرمایا اس کو اٹھا لو۔ حدیث میں آیا ہے کہ جس قوم میں زمینداری کا سامان آجائے وہ ذلیل ہو جاتی ہے...... پھر کہتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور تنگی معیشت کا ذکر کیا کہ اتنے روپیہ کے سوا میرے پاس کچھ نہیں۔ ہنس کر کہنے لگے کہ میرے گھر میں ساری عمر میں اتنا کبھی جمع نہیں ہوا۔

یہ عجیب کیمیا ان کے پاس موجود تھی۔ اہل اللہ لوگ اپنی خواہشیں بہت مختصر رکھتے ہیں۔"

(حقائق الفرقان جلد اول ص 265)

☆......☆......☆......☆

امانت کی واپسی

"ایک شخص کا کوئی بہت پیارا مر گیا۔ وہ بہت مضطرب تھا۔ ایک دوست نے اسے آکر ایک کہانی سنائی کہ ایک شخص نے کسی کے پاس جواہرات امانت رکھے تھوڑے دن بعد جب وہ واپس لینے کو آیا تو اس نے رونا چیخنا چلانا شروع کر دیا۔ اس پر وہ شخص بولا جس کا بہت پیارا مر گیا تھا۔ کہ پھر تو وہ بڑا ہی بے وقوف تھا جو امانت کو واپس دیتے ہوئے روتا ہے۔ جب اس کے منہ سے یہ بات نکلی تو اس کے دوست نے کہا آپ اپنی طرف نگاہ کریں۔ لڑکے بھی آپ کے خدا کی امانت تھے۔ اگر خدا نے واپس لے لئے تو پھر جزع فزع کا کیا مقام ہے۔ اگر خدا باوجود اس کا مالک اس کا بادشاہ اور اس کا خالق و رب ہونے کے کوئی چیز لے لیتا ہے تو غم کی بات نہیں کیونکہ ہم نے بھی اس کے حضور جانا ہے۔"

(حقائق الفرقان جلد اول ص 270-271)

عیب چینی خطرناک راہ ہے

"عیب چینی کی راہ بہت ہی خطرناک راہ ہے...... ایک دفعہ امرتسر میں میں نے ایک شخص کو قرآن کی بہت سی باتیں سنائیں۔ میرا ازار بند اتفاق سے ڈھیلا ہو گیا۔ آخر اس نے مجھ پر یہ اعتراض کیا تمہارا پاجامہ ٹخنوں سے کیوں نیچا ہے۔ میں نے کہا اتنے عرصہ سے جو تم میرے ساتھ ہو تمہیں کوئی بھلائی مجھ میں نظر نہیں آئی سوائے اس عیب کے اور یہ عیب جو تم نے نکالا یہ ٹھیک نہیں۔"

(حقائق الفرقان جلد اول ص 219)

☆......☆......☆......☆

رابعہ بصری کی مجلس

"رابعہ بصری ایک عورت گذری ہے ایک دن کسی شخص نے ان کے سامنے دنیا کی بہت سی مذمت کی۔ آپ نے توجہ نہ فرمائی۔ لیکن جب دوسرے دن پھر تیسرے دن بھی یونہی کہا تو آپ نے فرمایا اس کو ہماری مجلس سے نکال دو کیونکہ یہ مجھے کوئی بڑا دنیا پرست معلوم ہوتا ہے۔ جبھی تو اس کا بار بار ذکر کرتا ہے۔ پس ایک وسطی راہ اختیار کرنا جس میں افراط و تفریط نہ ہو۔ ابراہیمی ملت ہے مومن کو یہی راہ اختیار کرنا چاہئے۔ اور میں خدا کی قسم کھا کر شہادت دیتا ہوں کہ ابراہیم کی چال اختیار کرنے سے نہ تو غریب الوطنی ستاتی ہے۔ نہ کوئی اور حاجت۔ نہ انسان دنیا میں ذلیل ہوتا ہے نہ آخرت میں۔"

(حقائق الفرقان جلد اول ص 241)

☆......☆......☆......☆

بینگن کا نوکر نہیں

ایک امیر نے بینگن کی تعریف کی۔ حاضرین مجلس نے بھی ہاں میں ہاں ملائی۔ دوسرے دن اس نے بینگن کی مذمت کی تو وہ بھی مذمت کرنے لگا۔ ایک دوست نے کہا کہ یہ کیا؟ کہنے لگا میں تو امیر کا نوکر ہوں بینگن کا نوکر نہیں۔"

(حقائق الفرقان جلد اول ص 148)

☆......☆......☆......☆

ذو معنی الفاظ سے پرہیز

"بعض لوگ شرارت کے طور پر ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں جو ذو معنی ہوتے ہیں۔ ہمارے ایک آشنا تھے۔ ان کی ایک کتاب جو مناظرہ کے متعلق تھی پڑھی۔ ایک جگہ یہ فقرہ لکھا تھا۔ آپ ہر ایک صداقت کو ایک ہی کولہو میں نہ پیڑیں۔ میں نے کہا کہ اس محاورہ کے استعمال کی کیا ضرورت تھی؟ کہنے لگے کہ مخاطب تیلی ہے یہ اس پر چوٹ کی ہے۔ پھر ایک جگہ دکھائی جہاں لکھا ہوا تھا کہ مٹ کا مٹ ہی بگڑا ہوا ہے۔ اور بڑے فخر سے کہا کہ یہ شخص جس کے مقابلہ میں یہ تحریر ہے رنگریز ہے۔ میرے نزدیک یہ طریق اچھا نہیں۔ متانت کے خلاف ہے۔ افسوس کہ مسلمانوں میں بھی یہ برائی پھیل گئی۔"

(حقائق الفرقان جلد اول ص 214)

☆......☆......☆......☆

محمود مجیب اصغر

صحابہ کے اخلاص اور قربانیوں کے تذکرے

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

سیرت ابن ہشام میں لکھا ہے پہلا مرد جو رسول اللہ ﷺ پر ایمان لایا آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ کی تصدیق کی وہ علی بن ابی طالب تھے آپ کی عمر اس وقت دس سال کی تھی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ پر جو انعامات اللہ تعالیٰ نے کئے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ آپ اسلام سے پہلے ہی رسول اللہ ﷺ کی آغوش تربیت میں تھے"

(ابن ہشام جلد اول ص 270)

حضرت علیؓ ساری عمر آنحضرت ﷺ کے ساتھ ساتھ رہے اور مفوضہ کاموں میں آپ کا ساتھ دیا حضرت علیؓ نے ایک بار فرمایا "میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے پیچھے یوں رہتا تھا جیسے اونٹنی کا بچہ اونٹنی کے پیچھے پیچھے رہتا ہے۔" ہجرت مدینہ کے وقت حضرت علیؓ کی عمر 23 سال کے قریب تھی۔

آنحضرت ﷺ نے جس رات مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی اس رات حضرت علیؓ آنحضرت ﷺ کے بستر پر لیٹ گئے اور آنحضور ﷺ خاموشی سے ہجرت کے لئے روانہ ہو گئے بعد میں حضرت علیؓ رسول اللہ کی امانتیں لوگوں کو واپس کر کے ہجرت کر گئے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں "...... جب آں حضرت ﷺ ایک ناگہانی طور پر اپنے قدیمی شہر کو چھوڑنے لگے اور مخالفین نے مار ڈالنے کی نیت سے چاروں طرف سے اس مبارک گھر کو گھیر لیا تب ایک جانی عزیز جس کا وجود محبت اور ایمان سے خمیر کیا گیا تھا جان بازی کے طور پر آنحضرتؐ کے بستر پر باشارۂ نبوی اس غرض سے مونہہ چھپا کر لیٹ رہا تا مخالفوں کے جاسوس آنحضرت ﷺ کے نکل جانے کی کچھ تفتیش نہ کریں۔

(سرمہ چشم آریہ - روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 65)

خدا تعالیٰ اور رسول کے لئے آپ نے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کیا' ہجرت مدینہ کے بعد دشمن بار بار مدینہ پر حملہ آور ہوئے حضرت علی نے تمام غزوات النبیؐ میں غیر معمولی شجاعت کا نمونہ دکھایا جنگ بدر میں قربانی کے مظاہرے کئے جنگ احد میں مشکل اور نازک ترین مرحلہ پر آپ نے آنحضرتؐ کی حفاظت کی اور جنگ خندق میں قریش کے مشہور ترین شمشیرزن عمرو بن عبدودّ کے ساتھ مقابلہ کیا اور اس کو دو ٹکڑے کر دیا جو ایک ہزار سپاہی کے برابر سمجھا جاتا تھا خیبر کا قلعہ آپ کی قیادت میں فتح ہوا۔ غرضیکہ آپ کی بہادری اور شجاعت اور خطرات سے نہ ڈرنا کسی کے رعب کے نیچے نہ آنا آپ کی فطرت ثانیہ تھا۔ آنحضرتؐ کے دعویٰ نبوت پر سارے خاندان کے سامنے نہایت دلیری سے آپ کا یہ کہنا کہ گو میں سب سے کمزور ہوں اور سب سے چھوٹا ہوں مگر میں آپؐ کا ساتھ دوں گا آپ کی انتہائی دلیری اور خلوص اور قربانی پر دلالت کرتا ہے آپ کسی سے ڈرنے والے نہ تھے سوائے اپنے رب کے۔

علم ایک بہت بڑی طاقت ہے اس لحاظ سے بھی حضرت علیؓ بہت بڑے شجاع تھے آپ کی تمام تربیت آنحضرتؐ کے ہاتھوں ہوئی تھی دس سال کے تھے جب آنحضرتؐ پر وحی کا آغاز ہوا اور 33 سال کے تھے جب آنحضرتؐ کا وصال ہوا گویا 23 سال کا طویل عرصہ آپ مکتب نبویؐ سے براہ راست علم حاصل کرتے رہے اس لئے قرآنی علوم اور فقہی مسائل اور قضاء کے معاملات میں آپ کا پایہ بہت بلند تھا پھر آپ نے پورے خلوص سے ان علوم کو آگے پھیلایا۔

آپ نے خلافت کے استحکام کے لئے ہر قسم کی قربانی دی چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں "صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کامیابی کے ساتھ تخت خلافت کو مقررہ وقت تک زیب دے کر اپنی اپنی خدمت بجا کر بڑی کامیابی اور اللہ تعالیٰ کی رضوان لے کر چل بسے اور جنات و عیون جو آخرت میں ان کے واسطے مقرر تھے اور وعدے تھے وہ ان کو عطا ہو گئے"

(الحکم 22- مارچ 1908)

☆-☆-☆-☆

ہمارا طریق

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے بیان کیا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا کہ

"جو بات ہماری سمجھ میں نہ آوے یا کوئی مشکل پیش آوے تو ہمارا طریق یہ ہے کہ ہم تمام فکر کو چھوڑ کر صرف دعا میں اور تضرع میں معروف ہو جاتے ہیں تب وہ حل ہو جاتی ہے۔"

(ذکر حبیب ص 289 مصنفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ فلسطین کے بارے میں

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کی تاریخی خدمات

احمدیت کے مایہ ناز فرزند اور عالم اسلام کے عظیم خادم حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب نے اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کے قائد کے طور پر جو شاندار اور تاریخی تقریر فرمائی اس نے عالمی حلقوں کو زبردست متاثر کیا۔ یہ تقریر اور حضرت چوہدری صاحب کی مسئلہ فلسطین پر خدمات تاریخ پاکستان کا ایک شاندار باب ہے۔ مسئلہ یہ درپیش تھا کہ فلسطین کو تقسیم کرکے اسرائیل کو قائم کیا جائے۔ یہ تفاصیل جماعت احمدیہ کے اس قابل فخر وجود کی صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ حضرت چوہدری صاحب کی اس تقریر کی جو رپورٹنگ روزنامہ نوائے وقت لاہور نے کی وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

(پہلی خبر)

سر ظفراللہ کی تقریر سے

اقوام متحدہ کی کمیٹی میں

سکتے کا عالم طاری ہو گیا

امریکہ' روس اور برطانیہ

کی زبانیں گنگ ہو گئیں

لیک سکسس 10- اکتوبر- رائٹر کا خاص نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ اقوام متحدہ کی کمیٹی میں جو فلسطینی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے بیٹھی تھی کل پاکستانی مندوب سر ظفراللہ کی تقریر کے بعد ایک پریشان کن تعطل پیدا ہو چکا ہے اور جب تک امریکہ اپنی روش کا اعلان نہ کر دے دیگر مندوبین اپنی زبان کھولنے کے لئے تیار نہیں۔ امریکن نمائندہ جو اس دوران میں ایک مرتبہ بھی بحث میں شریک نہیں ہوا اس وقت تک بولنے کے لئے آمادہ نہیں جب تک کہ صدر ٹرومین' وزیر خارجہ مسٹر جارج مارشل اور خود وفد ایک مشترکہ اور متفقہ حل تلاش نہ کر لیں۔

کمیٹی میں کل کی بحث میں کمیٹی کے صدر ڈاکٹر ہربرٹ ایوات (آسٹریلیا) نے بہت پریشانی اور خفت کا اظہار کیا۔ جب بحث مقررہ وقت سے پہلے ہی آخری دموں پر پہنچ گئی اور امریکن مندوب اس طرح خاموش بیٹھا رہا گویا کسی نے زبان سی دی ہو۔ اقوام متحدہ کے تمام اجلاس میں یہ واقعہ اپنی نظیر آپ ہے۔

پاکستانی مندوب نے ایک لفظ میں دوسرے مندوبین کے واردات قلب کا اظہار کر دیا جب اس نے اکتا کر یہ مشورہ دیا کہ چونکہ بعض سرکردہ مندوبین تقریر کرنے سے واضح طور پر "ہچکچا رہے" ہیں اس لئے فلسطین پر عام بحث فوراً بند کر دی جائے۔ امریکن وفد دو دن سے اس بحث میں مبتلا ہے کہ اسے کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہئے لیکن ابھی تک وہ کسی فیصلے پر نہیں پہنچ سکا ہے۔ وفد کے ایک رکن نے دریافت کرنے پر یہ بتانے سے گریز کیا کہ امریکن صدر مقام میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ مندوبین جس طرح اس مسئلہ پر اب تک اظہار خیال کرتے رہے ہیں اس سے یہ نتیجہ نکالنے کی کافی وجوہات ہیں کہ مندوبین میں نہ صرف عرب اور یہودی مطالبات اور دلائل کی صحت اور حقانیت کے بارہ میں ہی عارضی اختلافات ہیں بلکہ بعض مندوبین کو اس امر کا بھی احساس ہے کہ روس سے متعلق امریکہ کی موجودہ حکمت عملی کے لئے عربوں کی حمایت اور ہمدردی انتہائی اور فیصلہ کن اہمیت رکھتی ہے۔

روس نے بھی ابھی تک اس مسئلہ پر اپنی روش کا اظہار نہیں کیا ہے۔ امریکہ کی خاموشی کی ایک وجہ یہ بھی بتائی جاتی ہے کہ وہ روس کو اپنی خاموشی سے تھکا کر بولنے پر مجبور کرنا چاہتا ہے اور خود سب سے آخر میں تقریر کرنا چاہتا ہے تاہم معلوم ہوتا ہے کہ فلسطینی مسئلہ اب بری طرح روس اور امریکہ کی باہمی کشمکش میں الجھ جائے گا۔ (رائٹر)

(نوائے وقت 12- اکتوبر 1947ء ص1)

(دوسری خبر)

"فلسطین کے متعلق سر

ظفراللہ کی تقریر سے دھوم

مچ گئی- عرب لیڈروں کی

طرف سے سر ظفراللہ

خاں کو خراج تحسین

نیو یارک- 10- اکتوبر- مجلس اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں سر محمد ظفراللہ خاں رئیس الوفد پاکستان نے جو تقریر کی وہ ہر لحاظ سے افضل و اعلیٰ تھی- آپ تقریباً 115 منٹ بولتے رہے۔ اس تقریر کا اثر یہ ہوا کہ جب آپ تقریر ختم کرکے بیٹھے تو ایک عرب ترجمان نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ فلسطین پر عربوں کے معاملہ کے متعلق یہ ایک بہترین تقریر تھی۔ آج تک میں نے ایسی شاندار تقریر نہیں سنی۔

سر محمد ظفراللہ خاں نے اپنی تقریر میں زیادہ زور تقسیم فلسطین کے خلاف دلائل دینے میں صرف کیا۔ جب آپ تقریر کر رہے تھے تو مسرت و ابتہاج سے عرب نمائندوں کے چہرے تمتما اٹھے۔ تقریر کے خاتمے پر عرب ممالک کے مندوبین نے آپ سے مصافحہ کیا اور ایسی شاندار تقریر کرنے پر مبارکباد پیش کی۔ ایک انگریز مندوب نے سر ظفراللہ کو پیغام بھیجا کہ آپ کی تقریر نہایت شاندار تھی مجھے اس کی نقل بھیجئے میں انہماک سے اس کا مطالعہ کرنا چاہتا ہوں۔ تقریر کے بعد سر ظفراللہ خاں بہت تھکے ماندے نظر آتے تھے۔"

(نوائے وقت 12- اکتوبر 1947ء صفحہ نمبر2 کالم نمبر2)

چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب کے اس تاریخی خطاب نے اقوام عالم کے سامنے فلسطینی مسلمانوں کا مسئلہ حقیقی خدوخال کے ساتھ نمایاں کر دیا اور متعدد ممالک نے تقسیم فلسطین کے خلاف رائے دینے کا فیصلہ کر لیا لیکن بعد میں انہوں نے دنیا کی بعض طاقتوں کی طرف سے دباؤ میں آکر اپنی رائے بدل لی اور 30- نومبر 1947ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے فلسطین کو عرب اور یہودی دو علاقوں میں تقسیم کرنے کی امریکی روسی قرارداد پاس کر دی۔

حضرت چوہدری صاحب کی

زبردست سفارتی جنگ

مسٹر الفرڈ ایم لتتھل اپنی کتاب "What Price Israel" میں (جو ہنری ویگزی کمپنی شکاگو نے شائع کی) لکھتا ہے کہ پاکستان کے مندوب نے تقسیم کی تجویز کے خلاف عربوں کی طرف سے زبردست جنگ لڑی۔ انہوں نے کہا کہ فلسطین کے بارہ لاکھ عربوں کو اپنی مرضی کی حکومت بنانے کا حق چارٹر میں دیا گیا ہے۔ اور اقوام متحدہ صرف ایسی موثر شرائط پیش کر سکتا ہے جن سے فلسطین کی آزاد مملکت میں یہودیوں کو مکمل مذہبی' لسانی' تعلیمی اور معاشرتی آزادی حاصل ہو اس کے لئے عربوں پر کوئی اور فیصلہ مسلط نہیں ہو سکتا (ص 17) نیز لکھا "جنرل اسمبلی میں پاکستانی نمائندے کی خطابت جاری رہی "مغربی طاقتوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ کل انہیں مشرق وسطی میں دوستوں کی ضرورت بھی پڑ سکتی ہے میں ان سے درخواست کروں گا کہ وہ ان ملکوں میں اپنی عزت اور وقار تباہ نہ کریں۔ جو لوگ انسانی دوستی کے زبانی دعوے کرتے ہیں ان کا حال یہ ہے کہ اپنے دروازے بے گھر یہودیوں پر بند کئے ہوئے ہیں اور انہیں اصرار ہے کہ عرب فلسطین میں یہودیوں کو نہ صرف پناہ دیں بلکہ ان کی ایک ایسی ریاست بھی بننے دیں جو عربوں پر حکومت کرے۔" (ص 18-19)

حمید نظامی کی گواہی

حمید نظامی کے 1954ء کے خطوط (مطبوعہ "نشان منزل" ص 49) میں یہ ذکر ملتا ہے کہ جب وہ وی آنا عالمی صحافی کانفرنس میں شرکت کے لئے گئے تو ان کے جہاز میں ایک یہودی عالم اور ایک یہودی ایڈیٹر بھی سوار تھے جو چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب کی سخت مذمت کرتے اور آپ کو برا بھلا کہہ رہے تھے۔ یہودی حلقے آپ کی شخصیت سے اتنا بغض و عناد کیوں رکھتے ہیں؟ مندرجہ بالا پس منظر کی روشنی میں اس کا سبب بآسانی سمجھ میں آجاتا ہے۔

سفارتی نمائندوں کی

آنکھوں میں آنسو

چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب نے 9- دسمبر 1947ء کو گورنمنٹ کالج لاہور میں ایک فاضلانہ خطاب فرمایا جس میں مسئلہ تقسیم کی سازش پر مفصل روشنی ڈالی- اس تقریر کا ملخص اخبار "نوائے وقت" نے درج ذیل الفاظ میں شائع کیا:-

لاہور 9- دسمبر- ادارہ اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کے قائد چوہدری سر محمد ظفراللہ خاں نے آج مسئلہ فلسطین کے تمام پہلوؤں پر مفصل روشنی ڈالی- انہوں نے ادارہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں تقسیم فلسطین کے فیصلہ کو سخت نامنصفانہ قرار دیا- گورنمنٹ کالج لاہور میں تقریر کرتے ہوئے سر ظفراللہ نے سخت افسوس ظاہر کیا کہ امریکی حکومت نے چھوٹی چھوٹی طاقتوں کے نمائندگان پر ناجائز دباؤ ڈال کر تقسیم فلسطین کے حق میں فیصلہ کرا لیا۔ سر ظفراللہ نے کہا کہ امریکہ کی انتخابی سیاسیات نے فلسطین کو ایک مہرہ بنایا- آپ نے فرمایا کہ سرزمین فلسطین کی مجوزہ یہودی ریاست میں نہ صرف ایک مضبوط عرب اقلیت ہمیشہ کے لئے یہودیوں کی غلام بن جائے گی بلکہ ملک کی اقتصادیات پر بین الاقوامی کنٹرول قائم ہو جائے گا جو قطعاً غیر قانونی حرکت ہے۔

چوہدری سر محمد ظفراللہ نے بتایا کہ کس طرح امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے یہودی اثر کے ماتحت چھوٹی چھوٹی اقوام پر ناجائز دباؤ ڈالا اور دو تین فیصلہ کن ووٹ حاصل کر لئے جس کے مطابق ادارہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں فلسطین کا نامنصفانہ فیصلہ ہوا۔

سر ظفراللہ نے بتایا کہ 26- نومبر کو ہمیں یقین ہو گیا تھا کہ ہم کامیاب ہو گئے ہیں اور مخالف فریق کو اپنی شکست کا یقین ہو گیا تھا لیکن عین آخری وقت رائے شماری بلاوجہ 28- نومبر پر ملتوی کر دی گئی تاکہ دوسرے ممالک پر دباؤ ڈال کر فلسطین کے متعلق ان کا رویہ تبدیل کیا جا سکے۔ چنانچہ جب ہیٹی کے مندوب نے رائے شماری کے بعد مجھ سے ملاقات کی تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور اس نے افسوس ظاہر کیا کہ اسے آزادی کے ساتھ ووٹ دینے کی اجازت نہیں دی گئی۔ اکثر ایسے مندوبین نے جنہوں نے تقسیم فلسطین کے حق میں ووٹ ڈالے یہ اعتراف کیا کہ انہوں نے نہایت مجبوری کے عالم میں تقسیم فلسطین کے حق

باقی صفحہ (1) پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد محمود طاہر

اخبار الفضل کا پہلا پرچہ

اخبار الفضل حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے خلیفۃ المسیح الاول حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب بھیروی کے دور امامت میں قادیان سے جاری فرمایا۔ الفضل کے اجراء سے قبل حضرت صاحبزادہ صاحب تشحیذ الاذہان کی ادارت کے ذریعہ اپنے علمی کمالات و فیوض سے احباب جماعت کو مستفیض کر رہے تھے۔ رسالہ تشحیذ الاذہان آپ نے حضرت مسیح موعود کے عہد مبارک میں جاری فرمایا تھا جس سے علم و معرفت کے چشمے پھوٹتے تھے۔

اخبار الفضل جو اب تک جماعت احمدیہ کا واحد روزنامہ ہے حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کی ادارت میں جون 1913ء سے جاری ہوا۔ جو آغاز میں ہفت روزہ تھا اس وقت زیر نظر مضمون میں اخبار الفضل کے پہلے پرچے کے بارہ میں چند معلومات اور موضوعاتی مطالعہ قارئین الفضل کی خدمت میں پیش ہے:۔

اخبار الفضل کا پہلا پرچہ 18۔ جون 1913ء کو قادیان سے شائع ہوا۔ پہلے صفحہ پر اخبار کے نام کی پٹی تقریباً نصف صفحہ پر شائع ہوئی۔ پیشانی پر ایک آیت درج تھی جو سال ہا سال تک اس کی پیشانی پر درج ہوتی رہی ہے اس کا ترجمہ یوں ہے "تو کہہ دے کہ فضل یقیناً اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ اور اللہ واسع اور علیم ہے۔ قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود پر کھڑا کردے۔"

اخبار کی پیشانی پر ایڈیٹر صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کا نام درج تھا اور نیچے جلد نمبر1' 18۔ جون 1913ء مطابق 12۔ رجب المرجب 1331ھ بروز بدھ کا حوالہ تحریر تھا۔ یہ اخبار ضیاء الاسلام پریس قادیان سے طبع ہوا۔ پہلے پرچے کے 14 صفحات تھے اور ہر صفحہ تین کالموں پر مبنی تھا۔

○ اب ہم صفحہ وار معلومات اور موضوعات کا جائزہ لیتے ہیں: صفحہ اول پر دو عناوین درج تھے (1) "خطبہ جمعہ" اس عنوان کے تحت لکھا تھا کہ ارادہ ہے اور اللہ اسے پورا کرنے والا ہے کہ ہر جمعہ کا خطبہ بالالتزام شائع کیا جاوے۔ چنانچہ پہلے پرچہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول حکیم نورالدین صاحب کا خطبہ فرمودہ 13۔ جون 1913ء درج کیا گیا ہے۔

○ صفحہ اول پر دوسرے عنوان کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے بارہ میں خبریں تھیں کہ آپ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو ہر روز دو رکوع پڑھاتے ہیں۔ بخاری کی جلد اول ختم ہونے والی ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے بھی دو درس شروع فرمائے ہیں۔ اور کالج کے ان طلبہ کا نمونہ قابل تقلید ہے جو امتحان دینے کے بعد قرآن مجید اور دین سیکھنے قادیان آ گئے ہیں۔

○ صفحہ دوم پر "مختلف خبریں" کی سرخی درج تھی۔ اس عنوان کے تحت جنگ بلقان کا ذیلی عنوان دیا گیا تھا۔ اس زمانہ میں بلقان کی جنگ ہو رہی تھی بلقان کا علاقہ موجودہ بوسنیا' بلغاریہ' البانیہ کا ہے۔ یہ اس زمانے میں ترک سلطنت کے تحت تھے لیکن اب ترک سلطنت شکست و ریخت اور زوال کا شکار ہو رہی تھی۔ شوکت پاشا ترک وزیر اعظم کے قتل کی خبر بھی دی گئی ہے۔ جنہیں حملہ آوروں نے گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ "دیگر خبریں" کے ذیلی عنوان کے تحت مختلف ممالک کی مختلف خبریں درج ہیں۔

○ صفحہ سوم پر "الفضل" کے تحت اخبار الفضل نکالنے کی غرض و غایت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے درج فرمائی ہے۔ گویا یہ الفضل اخبار کا پہلا اداریہ ہے۔ ادارتی صفحہ اور دیگر صفحات پر تاریخ 19۔ جون 1913ء تحریر شدہ ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب اللہ کے نام کے ساتھ اور اس سے دعائیں مانگتے ہوئے اخبار الفضل جاری کرتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں: "میں الفضل کی کشتی کے چلانے کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور بصد عجز و انکسار دعا کرتا ہوں کہ..... اللہ کے نام ساتھ اور اس کی برکت سے اس کا چلنا اور لنگر ڈالنا ہو۔ تحقیق میرا رب بڑا بخشنے والا اور رحیم ہے۔" پھر تحریر کرتے ہیں: "اور اس کے فیض کو لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی اسے مفید بنا اور اس کے سبب سے بہت سی جانوں کو ہدایت ہو۔"

اداریہ کے آخر پر حضرت صاحبزادہ صاحب الفضل کے بارہ میں بیان کرتے ہیں کہ ارادہ ہے کہ آئندہ 16 صفحات پر مبنی الفضل ہو اور پھر ہر صفحہ کی ہیڈنگ بھی بیان کی ہیں کہ الفضل میں کیا کچھ شائع ہوا کرے گا۔ ان میں اخبار قادیان' تازہ اخبار' ضروری مضمون' تاریخ اسلام' اسلام کی خوبیاں' سلسلہ کی تائید میں مضمون' بدعات اور بد رسومات کے خلاف مضامین' دو کالم عورتوں کے لئے اور آخری دو صفحات اشتہارات کے لئے ہوں گے۔

○ صفحہ چہارم و پنجم پر مختلف خبروں پر نوٹ تحریر کئے گئے ہیں گویا یہ صفحات شذرات کے لئے مخصوص تھے۔ جن خبروں پر نوٹ تحریر کئے گئے تھے

ان میں:۔ پنجاب گورنمنٹ کا خرچ پادریوں پر۔ ماورائے ایران ریلوے' آرمینیا کے مسیحی' ترکوں میں فساد۔ شوکت پاشا کا قتل' آزادی کی مخالفت (دو عیسائی فرقوں کی کشمکش) مراکو میں ہسپانیوں کا حشر' افریقہ میں دو بیوی والوں کا حشر' مسلمانوں کی تعلیم کی طرف گورنمنٹ کی توجہ' حاجیوں کے لئے نیا انتظام' گورنمنٹ کا انصاف' پارلیمنٹ میں آٹے کی بارش' ٹرکی کا مستقبل' ہندوستان کا اتفاق' نئے مجوزہ قوانین۔

○ صفحہ نمبر6 پر "سید ادریسی کا خط" بنام امام یحییٰ حمیدالدین درج کیا گیا ہے۔ یہ خط سید ادریسی امیر عسیر نے امام یحییٰ امیر یمن کے نام ارسال کیا ہے جس میں وہ تمام مجبوریاں بیان کی ہیں جن کی وجہ سے وہ حکومت عثمانیہ کی اطاعت سے گریزاں ہے۔ اس خط کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ترک افسران انتظام مملکت سے کیسے غافل ہیں اور کس طرح مختلف اقوام کے امراء کو اپنی غفلتوں سے ناراض کر رہے ہیں۔

○ صفحہ نمبر7 پر "تاریخ اسلام" کا عنوان ہے جس میں سیرۃ النبی ﷺ کی ذیلی سرخی دی ہے۔ اس کے تحت حضرت صاحبزادہ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ میں احادیث میں سے سیرۃ النبی تحریر کروں گا اور وہ بھی صرف بخاری میں سے چنانچہ آپ نے پہلے باب میں آپ ﷺ کا حلیہ' لباس بات کرنے کا طریق اور کھانے پینے کے متعلق سیرت بیان فرمائی ہے۔

○ صفحہ 8 پر "الاسلام" کے تحت "سچے دل سے مسلمان ہی عبادت کر سکتا ہے" کا ذیلی عنوان ہے۔ اس کے تحت آپ نے مذاہب کی غرض' عبادت کا طریق' خدا کی محبت' ایک گناہ کے بدلے ہزاروں جونیں فطرت کے مطابق مذہب کے متعلق تحریرات لکھی ہیں۔

○ صفحہ 9 میں "تصدیق (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کا عنوان درج کرکے مضمون تحریر کیا گیا ہے۔ اس صفحہ پر "حضرت اقدس کی پرانی نظمیں" کا ذیلی عنوان درج ہے۔ لکھا گیا ہے کہ حضرت اقدس کی پرانی نظمیں جو اب تک شائع نہیں ہوئیں۔ اخبار الفضل میں چھپا کریں گی۔ اس شمارے میں حضرت اقدس بانی سلسلہ کے فارسی منظوم کلام سے (9) اشعار درج کئے گئے ہیں۔

○ صفحہ نمبر10 پر "امر بالمعروف" کی سرخی درج کی گئی ہے اس کے تحت "وقت کی قدر کرو" کا ذیلی عنوان ہے۔ اس عنوان کے تحت حضرت صاحبزادہ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ "پیشتر اس کے کہ مختلف قسم کی بدعات اور رسومات اور کمزوریوں پر مضامین کا سلسلہ شروع کیا جائے میں اپنے بھائیوں کو ایک نہایت ضروری امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں اور وہ وقت کی قدر ہے۔ جو قومیں وقت کی قدر کرنا نہیں جانتیں اور اسے ضائع کرتی ہیں وہ کبھی بھی سرسبز و شاداب نہیں ہوتیں اور ہمیشہ ذلیل اور رسوا رہتی ہیں۔"

پھر تحریر فرماتے ہیں۔ "ہمارے لئے تو دو نمونے بھی موجود ہیں۔ حضرت صاحب اس بیماری اور ضعف میں بھی سارا دن تصنیف و تالیف کے کام میں لگے رہتے تھے اور کسی وقت فارغ نہ بیٹھتے تھے۔ اور جس وقت دیکھو دین کی فکر میں محو تھے۔ یہ تو ہے ہمارے امام کا نمونہ۔ دوسرا نمونہ اس کے جانشین کا ہے۔ جو لوگ قادیان آتے جاتے رہتے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ اس بڑھاپے میں حضرت صبح سے شام تک علم کے حاصل کرنے اور علم پڑھانے میں کس طرح مشغول رہتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ ڈاکٹروں نے محنت سے منع کیا ہے مگر آپ ان دونوں شغلوں سے ایک دم فارغ نہیں رہ سکتے پس ان دونوں نمونوں کے ہوتے ہوئے اگر ہم اپنے اوقات ضائع کریں تو کس قدر افسوس ہے۔"

○ صفحہ نمبر11 پر "تادیب النساء" کا عنوان درج ہے۔ اس کے ذیلی عنوان "کون ذمہ وار ہے" کے تحت حضرت صاحبزادہ صاحب نے مردوں کو عورتوں کے حقوق' تربیت اولاد' ماؤں کا بچوں کی تربیت کرنا کے بارہ میں تحریر کیا ہے۔

○ صفحہ نمبر12 پر "میرا محمد ﷺ" کی سرخی درج کی گئی ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے آپ ﷺ کا تذکرہ ایک تمثیل بیان کرکے کیا ہے۔ اسی صفحہ پر "لطیفہ" کے عنوان کے تحت محقق اور پادری کا مکالمہ درج کیا گیا ہے جس میں مسیحؑ کا نیک ہونا' اور آدم کا گناہ گار ہونے کے حوالے سے لطیف مکالمہ بیان کیا گیا ہے۔

○ صفحہ 13 پر "فضل اور تجارت" کے عنوان پر حضرت حکیم محمد حسین قریشی۔ کارخانہ مفرح عنبری لاہور کا مضمون شائع ہوا ہے۔ مضمون سے قبل ایڈیٹر صاحب الفضل مضمون نگار کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ:۔ مندرجہ ذیل مضمون حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے لاہور سے الفضل کے لئے بھیجا ہے۔ حکیم صاحب حضرت مسیح موعود کے پرانے مخلصین میں سے ہیں اور ان چند لوگوں میں سے ہیں کہ جن کو حضرت صاحب بے تکلفی سے کام بتا دیا کرتے تھے۔ چنانچہ اکثر کام جو لاہور کے متعلق ہوتے تھے ان کی نسبت حضرت صاحب حکیم صاحب کو ہی لکھا کرتے تھے اور اس طرح آپ کو حضرت صاحب کی دعاؤں سے فائدہ اٹھانے کا خاص موقع ملتا تھا۔"

○ صفحہ 14 پر "ضروری اطلاع" کی جلی سرخی کے تحت ایڈیٹر صاحب الفضل نے لکھا ہے کہ یہ نمونہ کا پرچہ بہت سے دوستوں کے نام بھیجا جا رہا ہے۔ وہ خود پڑھیں اور دوستوں کو دکھائیں اور خریدار پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اس میں اطلاع دی گئی تھی الفضل بغیر درخواست کے یونہی روانہ نہیں کیا جائے گا جن کو اس کی خریداری منظور ہو وہ اطلاع کریں۔ اس کی سالانہ قیمت چار روپے مقرر کی گئی ہے جو پیشگی لی جائے گی۔ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں۔

(مرزا محمود احمد۔ قادیان دارالامان
گورداسپور۔ پنجاب

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پھولوں کو جا کے دیکھو اسی سے وہ آب ہے
چمکے اسی کا نور مہ و آفتاب میں
خوبوں کے حسن میں بھی اسی کا وہ نور ہے
کیا چیز حسن ہے وہی چمکا حجاب میں
اس کی طرف ہے ہاتھ ہر اک تارِ زلف کا
ہجراں سے اس کی رہتی ہے وہ پیچ و تاب میں
ہر چشم مست دیکھو اسی کو دکھاتی ہے
ہر دل اسی کے عشق سے ہے التہاب میں
ہم کو تو اے عزیز دکھا اپنا وہ جمال
کب تک وہ منہ رہے گا حجاب و نقاب میں
(درثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ

ایک نڈر اور خدا ترس حکمران

سلطان صلاح الدین ایوبی

سلطان صلاح الدین ایوبی اسلام کا وہ نامور مجاہد تھا جس کا نام آج بھی مسلمانوں کے خون میں زندگی کی لہر دوڑا دیتا ہے۔ مسلمان فاتحین میں صلاح الدین ایوبی کا نام ان لوگوں میں لیا جاتا ہے جس نے عیسائیوں کے ساتھ خاص طور پر ٹکر لی جبکہ وہ مسلمانوں کو شکست دینے کی بھرپور پوزیشن میں تھے۔ برطانیہ سے لے کر بلقان تک کے تمام بادشاہ متحد ہو کر مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے۔ ان کی پشت پر پوپ کی تمام تر قوت تھی جس نے عیسائی عوام میں ایک ہیجان برپا کر رکھا تھا لیکن صلاح الدین کی فراست۔ ذہانت۔ اور جنگی مہارت نے ان تمام متحدہ فوجوں کو ایسی شکست دی کہ اس کی مثال تاریخ عالم میں ملنی مشکل ہے۔ غرض تاریخ اسلام میں مسلمانوں کے اس مجاہد فاتح کا نام ہمیشہ جرات' بہادری اور دلیری کی علامت کے طور پر لیا جاتا رہے گا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کا خراج تحسین

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلیج کی جنگ 1991ء کے دوران جو خطبات ارشاد فرمائے ان میں آپ نے سلطان صلاح الدین ایوبی کا ذکر بڑے احترام سے کیا۔=

آپ نے فرمایا۔

صلاح الدین بننے کے لئے بہت سی صلاحیتوں کی ضرورت ہے اور ان صلاحیتوں کے علاوہ لمبے صبر کی ضرورت ہے۔ سلطان صلاح الدین نے سب سے پہلے عالم اسلام کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی تھی۔ زندگی کا ایک بڑا حصہ مختلف ٹکڑوں میں بٹی ہوئی عرب ریاستوں کو یکجا کرنے اور ایک مرکزی حکومت بنانے پر صرف کر دیا اور جب وہ گھر کے حالات سے پوری طرح مطمئن ہو گئے تب انہوں نے فلسطین کے دفاع کے لئے تمام عالم کی طاقتوں کو چیلنج کیا۔ دنیا جانتی ہے کہ جس طرح آج مغربی طاقتیں بغداد کے خلاف اکٹھی ہوئی ہیں اسی طرح اس زمانے میں بلکہ اس سے بھی زیادہ شدت اور جذبے کے ساتھ 'صلاح الدین کے خلاف اکٹھی ہوئی تھی اور اس روح کے ساتھ اکٹھی ہوئی تھیں کہ گویا یہ مذہبی جنگ ہے' اس روح نے ان کی اندر دیوانگی کی ایک کیفیت بھی پیدا کر دی تھی۔ پس زیادہ شدت اور جذبے کے ساتھ صلاح الدین کی طاقت کو توڑنے کے لئے مغرب نے بار بار کوششیں کیں اور باوجود اس کے کہ وہ نسبتاً کمزور تھا' باوجود اس کے کہ وہ کوئی غیر معمولی جنگی صلاحیتیں نہیں رکھتا تھا اس کے باوجود ہر بار اللہ تعالیٰ اس کو فتح پر فتح عطا کرتا چلا گیا۔ اس میں بعض اور صفات بھی تھیں' وہ ایک بہت نیک اور متوکل انسان تھا۔ وہ ایک ایسا شخص تھا جس پر یورپ کے شدید ترین معاند بھی حرف گیری نہیں کر سکے کہ اس نے یہ ظلم کیا اور یہ بداخلاقی کی۔ چنانچہ وہ محققین جنہوں نے بہت کوشش کی ان میں سے بعض نے یہ اعتراف کیا کہ صلاح الدین کے متعلق ہم نے ہر طرح سے کھوج لگایا کہ کوئی ایک بات اس کے متعلق ایسی بیان کر سکیں کہ جس کی رو سے اس نے بنیادی طور پر انسانیت کی ناقدری کی ہو' انسانی قدروں کو ٹھکرایا ہو' ظلم اور سفاکی سے کام لیا ہو' بداخلاقی سے کام لیا ہو' مگر ایسی کوئی مثال اس کی زندگی میں دکھائی نہیں دی۔

ایک ہی مثال ان کے سامنے آئی اور یہی مصنف لکھتا ہے کہ اس مثال میں بھی جس کو مغرب نے اچھالا' دراصل کوئی حقیقت نہیں ہے۔ وہ مثال یہ تھی کہ ایک یورپین شہزادہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے مزار کو اکھیڑنے کی نیت کے ساتھ مدینے کی طرف روانہ ہوا تھا اور بہت قریب پہنچ چکا تھا اس کے ارادے بہت بد تھے اس کو صلاح الدین نے بالآخر پکڑ کر اس کی مہم کو ناکام اور نامراد کیا۔ اور جب وہ شہزادہ صلاح الدین کے سامنے پیش ہوا تو اس وقت اس کا پیاس سے برا حال تھا' ایک شربت کا گلاس وہاں پڑا ہوا تھا اس نے وہ گلاس اٹھایا اور وہ پینے ہی لگا تھا کہ صلاح الدین نے تلوار کی ایک ضرب سے وہ گلاس توڑ دیا صلاح الدین نے بہت حکمت عملی کے ساتھ ایک زیادہ طاقتور فوج کو شکست دی تھی اور ان کو صحرا میں آگے پیچھے کرکے ایسے اقدام پر مجبور کر دیا تھا جس کے نتیجے میں وہ پانی سے محروم رہ گئے تھے صلاح الدین کی یہ جنگ تلوار کی طاقت سے نہیں بلکہ اعلیٰ حکمت عملی کے نتیجے میں جیتی گئی تھی۔ پس وہ پیاس سے تڑپتا ہوا وہاں پہنچا اور اس وقت شربت کے گلاس سے اس کو محروم کر دیا گیا۔ محققین نے کہا کہ یہ ایک داغ صلاح الدین کے چہرے پر ہے اس کے سوا ہم کچھ تلاش نہیں کر سکے۔ یہ مورخ (جس کی کتاب میں نے ایک لمبا عرصہ ہوا پڑھی تھی' مجھے نام بھی یاد نہیں) لکھتا ہے کہ اعتراض کرنے والے عرب مزاج کو نہیں سمجھتے اور عربوں کی اعلیٰ اخلاقی روایات کو نہیں سمجھتے۔ عرب اعلیٰ اخلاقی روایات میں سے ایک یہ ہے کہ مہمان کو جو تمہارے گھر کا پانی پی چکا ہو یا تمہارے گھر کا کھانا چکھ چکا ہو قتل نہیں کرنا' چاہے اس نے کیسا ہی بھیانک جرم کیا ہو۔ اس شہزادے کا جرم اتنا بھیانک تھا یعنی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے مزار کی توہین کہ صلاح الدین جیسا عاشق رسول کسی قیمت پر اس کو معاف نہیں کر سکتا تھا۔ پس اس کے نزدیک یہ بداخلاقی ہوتی کہ یہ اس کی میز سے پانی پی لیتا اور پھر اس کو وہ قتل کرتا۔ یہ بداخلاقی نہ تھی کہ مرنے سے پہلے ایک دو سیکنڈ اور اس کو پیاس میں تڑپتے رہنے دیتا۔ پس صلاح الدین ایک بہت ہی عظیم شخصیت تھی جو اسلامی اخلاق کا ایک عظیم الشان مرقع تھا ایسا حیرت انگیز مرقع کہ بعض مغربی مورخین نے اس کو عمر بن عبدالعزیز ثانی کہنا شروع کر دیا اور وہ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز میں جو صلاحیتیں اور جو روحانیت' جو اعلیٰ اخلاق موجود تھے وہ سینکڑوں سال کے بعد صلاح الدین کی صورت میں عرب دنیا میں دوبارہ ظاہر ہوئے۔

(خلیج کا بحران ص 167)

خاندانی تعارف صلاح الدین کردوں کے ایک قبیلہ "رادادیہ" کا کرد تھا۔ اور اس کا باپ ایوب نجم الدین بھی کردوں ہی کے گاؤں احتقان میں پیدا ہوا تھا۔ اس خاندان کے سربراہ کا نام شادی تھا۔ شادی کے دو بیٹے تھے۔ ایوب نجم الدین اور شیر کوہ۔ تلاش روزگار میں شادی اپنے خاندان کو پہلے بغداد لے گیا اور پھر وہاں سے تکریت چلا گیا۔ اس زمانہ میں تکریت کا قلعہ بہت اہم تھا۔ شادی کے انتقال کے بعد نجم الدین اور شیر کوہ تکریت سے چل کر موصل کے حاکم عماد الدین زنگی کے پاس پہنچے۔ سلطان صلاح الدین کی پیدائش اس رات ہوئی جب اس کا باپ نجم الدین تکریت سے نکل کر عماد الدین زنگی کے پاس جا رہا تھا۔ یہ 1138ء کا واقعہ ہے۔ سلطان نور الدین زنگی نے جب دمشق فتح کیا تو نجم الدین نے بھی اس کی ملازمت اختیار کر لی صلاح الدین کی عمر اس وقت سولہ برس کی تھی۔ شیر کوہ بھی اسی وقت سلطان دمشق کی ملازمت میں تھا۔

بچپن تاریخ سے صلاح الدین ایوبی کے بچپن کا کچھ زیادہ علم نہیں ہوتا۔ لیکن یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ انہیں بچپن سے ہی مطالعہ کا بڑا شوق تھا اور شاعری سے بھی لگاؤ تھا۔ وہ درحقیقت فطرتاً تنہائی پسند تھا اور جنگ و جدل کا تو ہرگز دلدادہ معلوم نہیں ہوتا۔ سب سے پہلی جنگ جس میں اس نے حصہ لیا وہ مصر پر حملہ ہے۔ اس نے انتہائی کوشش کی کہ وہ کسی طرح اس مہم جوئی میں حصہ نہ لے لیکن سلطان نور الدین زنگی اور اس کے چچا شیر کوہ نے اسے مجبور کیا اور اس طرح سے وہ اس مہم میں شریک ہوا۔ شیرہ کوہ اپنی مہم میں کامیاب ہوا اور مصر کا وزیر اعظم مقرر ہوا۔ لیکن جلد ہی اس کا انتقال ہو گیا اور صلاح الدین نے اس کی جگہ یہ عہدہ سنبھال لیا۔

صلیبی جنگیں سلطان نور الدین کے برسر اقتدار آنے سے پہلے عباسی خلافت کمزور ہو چکی تھی۔ عیسائیوں نے اس صورت حال کا فائدہ اٹھایا اور صلیبی جنگوں کا آغاز کر دیا۔ پہلی صلیبی جنگ میں عیسائیوں کو فتح حاصل ہوئی اور انہوں نے بیت المقدس پر قبضہ کر لیا۔ لیکن جلد ہی سلطان نور الدین نے بیت المقدس آزاد کرانے کا بیڑا اٹھایا۔ عیسائیوں نے دوسری صلیبی جنگ کے لئے ایک بہت بڑا لشکر جمع کیا لیکن سلطان نور الدین نے ان کی فوجوں کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔ لیکن سلطان کی وفات کی وجہ سے پھر ایک دفعہ صورت حال بدل گئی اور عیسائیوں کے حوصلے بلند ہوئے اور انہوں نے دمشق پر حملہ کر دیا۔ دمشق کے اس وقت کے فرماں رواؤں نے صلح کر لی۔ جس سے عیسائیوں کے حوصلے بڑھ گئے اور انہوں نے اب مصر پر حملہ کرنے کی سکیم بنائی اس زمانے میں صلاح الدین ایوبی مصر کا وزیر اعظم تھا۔ اس کی فوجوں نے عیسائیوں کو شکست دی۔

سلطان نور الدین کی وفات کے بعد اس کے بیٹوں اور رشتہ داروں نے بہت سی علیحدہ علیحدہ حکومتیں قائم کر رکھی تھیں جو آپس میں دست و گریبان رہتی تھیں اور اکثر عیسائیوں سے بھی مل جاتے تھے۔ صلاح الدین کو اس بات کا پورا احساس تھا کہ جب تک وہ ایک دفعہ پھر اسلامی سلطنت کا انتظام ٹھیک نہیں کرے گا اس وقت تک عیسائیوں سے مقابلہ مشکل ہے۔ اس مشکل کام کو سرانجام دینے میں اس کے تقریباً چودہ سال صرف ہوئے اور 1174ء سے 1188ء تک یہ سلسلہ جاری رہا لیکن آخر کار وہ اپنے ارادے میں کامیاب ہوا اور اسلامی سلطنت کو سلطان صلاح الدین کے زیر اہتمام ایک دفعہ پھر وہی سطوت حاصل ہو گئی جو کبھی پہلے تھی اور جس کا مقابلہ کرنے سے عیسائی حکمران گھبراتے تھے۔ بہرحال اب وقت آ گیا تھا کہ بیت المقدس کو آزاد کرنے کی مہم کا آغاز کیا جاتا۔

دشمنوں میں کرک کا حاکم ریجی نالڈ بھی تھا ریجی نالڈ نے صلاح الدین کے ساتھ ایک چار سالہ عارضی صلح کا معاہدہ کیا ہوا تھا لیکن اس نے اس معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک مسلمان قافلہ کو لوٹ لیا اور مسلمانوں کو قتل کر دیا اور کئی قید کر لئے اس پر سلطان صلاح الدین نے قسم کھائی کہ اگر کبھی ریجی نالڈ اس کے ہاتھ آیا تو اسے اپنے ہاتھوں سے قتل کرے گا۔ اس کے علاوہ ریجی نالڈ نے اس سے پہلے بھی مکہ اور مدینہ کے مقدس شہروں پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس وقت بھی سلطان صلاح الدین نے ایسی قسم کی کھائی تھی کہ اگر کبھی ریجی نالڈ اس کے قابو آیا تو وہ بذات خود اس کی گردن مارے گا۔

بیت المقدس کی فتح غرض سلطان صلاح الدین نے 1187ء کی گرمیوں میں عیسائیوں کے خلاف جہاد کی عام منادی کرا دی۔ اور ایک عظیم لشکر جہاد کے لئے جمع ہو گیا۔ عیسائیوں نے بھی کوئی کسر نہ اٹھا رکھی آخر ایک خونریز جنگ کے نتیجہ میں عیسائیوں کو شکست ہوئی اور عیسائی سرداروں نے ہتھیار ڈال دئے اس جنگ میں ریجی نالڈ بھی قید ہو کر سلطان کے سامنے لایا گیا۔ سلطان صلاح الدین نے اپنی دونوں قسمیں پوری کرنے کے لئے اس کا سر اپنی تلوار سے خود قلم کر دیا۔

اس کے بعد سلطان صلاح الدین نے تقریباً تمام فلسطین پر قبضہ کر لیا اور بیت المقدس کا رخ کیا۔ اور جلد ہی بیت المقدس فتح کر لیا گیا۔ اور شہر کے لوگوں نے جان و مال کی حفاظت کی شرط پر شہر سلطان کے حوالے کر دیا۔

تقریباً ایک سو سال پہلے جب عیسائیوں نے بیت المقدس پر قبضہ کیا تھا تو انہوں نے مسلمانوں پر ظلم و ستم کا ایسا بازار گرم کیا تھا جو بیان سے باہر ہے۔ سلطان صلاح الدین اگر چاہتے تو اس فتح کے موقعہ پر اس واقعہ کا بدلہ لے سکتے تھے مگر انہوں نے عیسائیوں سے بڑی شرافت اور فیاضی کا سلوک کیا اور اس بات کو عیسائی مورخین نے بھی تسلیم کیا ہے۔

تیسری صلیبی جنگ مسلمانوں کے بیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

المقدس پر قبضہ نے سارے یورپ میں تہلکہ مچا دیا اور سارے یورپ نے تیسری صلیبی جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں۔ پادریوں اور منادوں نے شہروں اور قصبوں میں پر جوش تقریریں کر کے عام پبلک کو ابھارنا شروع کیا پوپ نے فتویٰ دیا کہ جو اس جنگ میں شریک ہو گا اس کے سارے گناہ دھل جائیں گے۔ غرض جلد ہی ایک بڑا لشکر تیار ہو گیا جس میں تقریباً تمام یورپ کے بادشاہ شامل ہوئے۔ اتنے بادشاہوں نے اس نے پہلے کبھی کسی ایک جنگ میں حصہ نہیں لیا تھا۔ ان میں سب سے پیش پیش انگلستان کا بادشاہ رچرڈ تھا۔

اس عرصہ میں نو بڑے معرکے ہوئے اور تقریباً سو سے زیادہ لڑائیاں ہوئیں۔ جو بے نتیجہ ثابت ہوئیں۔ اگرچہ عیسائیوں کو بھی ایک دو لڑائیوں میں برتری حاصل ہوئی لیکن مجموعی طور پر مسلمانوں کا پلہ بھاری رہا۔ کئی بادشاہ اور امیر اپنے لشکروں کے ساتھ واپس یورپ چلے گئے۔ مگر رچرڈ شاہ انگلستان نے ہمت نہ ہاری اور مقابلہ پر ڈٹا رہا۔ لیکن باوجود انتہائی کوشش کے بیت المقدس فتح نہ کر سکا اور آخر کار اسے صلح کرنا پڑی۔ صلح کی شرط یہ تھی کہ عکا سے لے کریا فاتک کے ساحل کی ایک چھوٹی سی پٹی پر عیسائی قابض رہیں گے اور بقیہ علاقہ سلطان کے قبضہ میں رہے گا یہ علاقہ تقریباً پورے فلسطین پر مشتمل تھا اور اس کا بڑا فائدہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کے لئے حج کا راستہ محفوظ ہو گیا اس طرح تیسری صلیبی جنگ اختتام پذیر ہوئی اور عیسائی لشکر بیت المقدس کی فتح کی حسرت دل میں لئے واپس ناکام و نامراد اپنے اپنے ملکوں کو لوٹ گیا۔

انتقال اس جنگ کے دوران سلطان صلاح الدین ایوبی نے بہت محنت سے کام لیا تھا جس سے ان کی صحت کافی گر چکی تھی اور اکثر بیمار رہتے تھے۔ لیکن جنگ کی مجبوریوں کی وجہ سے وہ کبھی آرام نہ کر سکے تھے اور نہ ہی اپنے علاج کی طرف پوری طرح توجہ دے سکے تھے۔ مزید برآں جنگ کے دوران بیماری کی وجہ سے بہت سے روزے بھی قضا ہو چکے تھے۔ جنہیں پورا کرنے کے لئے انہوں نے روزے رکھنے شروع کئے۔ اس وجہ سے ان کی صحت مزید [illegible] ن۔ اور آخر منگل 4۔ مارچ 1193ء کو ان کا انتقال ہوا۔ اس وقت ان کی عمر 55 سال تھی۔

نڈر جرنیل سلطان صلاح الدین ایک بہادر اور نڈر انسان تھے۔ دشمن کے لشکر کارات کے وقت چکر لگانا ان کا معمول تھا۔ جنگ کے دوران اپنی فوج کی صفوں میں گھوم پھر کر مجاہدوں کی ہمت بڑھاتے جس سے مجاہدین کا جذبہ جہاد اور بڑھتا اور اس طرح سے محض ان کی اپنی ہمت اور بہادری سے جنگ کا پانسہ پلٹ جاتا۔

ان کی ساری عمر میدان جنگ میں ہی گذری۔ اور خاص طور پر صلیبی جنگوں کے دوران تو انہوں نے اپنے بیوی بچے وطن، گھر بار اور آرام کے سارے سامان چھوڑ دئے تھے۔ اکثر ان کی صحت بھی خرابی کا شکار رہتی۔ ایک دفعہ ان کو جنگ کے دوران ان کے جوان بیٹے اسماعیل کی وفات کی خبر ملی اسی طرح نوجوان بھتیجے تقی الدین عمر کی خبر بھی انہوں نے کمال صبر اور استقامت سے برداشت کی لیکن جہاد کی سرگرمیوں میں ذرّہ بھر بھی فرق نہ پڑنے دیا۔ اگرچہ سلطان کو اپنے بچوں سے بے انتہا محبت تھی مگر خدا کی راہ میں جہاد کرنے کا جذبہ ان سب محبتوں سے بالا و ارفع تھا۔

اعلیٰ کردار اعلیٰ اخلاق اور کردار میں بھی ان کا نمونہ بے مثال تھا۔ شریعت کے پوری طرح پابند تھے اور دینی احکام پر ہمیشہ عمل کرتے تھے۔ نماز ہمیشہ باجماعت ادا کی اور کبھی اس میں کسی قسم کے حالات جنگ و امن یا سفر و حضر کو مانع نہ سمجھا۔ بیماری میں بھی امام کو گھر پر بلا کر باجماعت نماز ادا کرتے۔ روزے بھی بڑی پابندی سے رکھتے۔ آخر کے چند سالوں میں بیماری کی وجہ سے کچھ روزے قضا ہوئے تو امن بحال ہونے پر ان کو پورا کیا اور یہی ان کی موت کا سبب ہوا۔

ان خوبیوں کے ساتھ ساتھ وہ ایک عادل رحمدل اور مہربان انسان تھے اور کمزوروں کی مدد کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے۔ عدالت کا دروازہ ہمیشہ کھلا رکھتے۔ سلطان تک پہنچنے کے لئے کسی قسم کی رکاوٹ نہ تھی اور ہر شخص کو فوری انصاف ملتا۔

سلطان صلاح الدین کی فیاضی اور سخاوت کا شہرہ عام تھا۔ کبھی کوئی سائل نامراد واپس نہ جاتا۔ ان کی وفات کے وقت وراثت میں کل 47 درہم اور ایک سونے کا ٹکڑا ملا۔ اس کے علاوہ نہ انہوں نے کوئی جاگیر چھوڑی نہ جائیداد نہ کچھ اور۔ فیاضی اور سخاوت کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے۔

حلم اور بردباری ان کا شیوہ تھا۔ کبھی کسی سے کرخت اور غصے سے بات نہ کرتے۔ چاہے ملازم یا نوکر ہی کیوں نہ ہو۔ مہمان نوازی میں اپنی مثال آپ تھے۔ مہمان چاہے مسلم ہوں یا غیر مسلم ان کی بڑی تواضع کرتے۔

سلطان نے کبھی دھوکے سے کام نہیں لیا۔ اپنی بات اور اپنے وعدے کا ہمیشہ آخیر دم تک پاس کرتے۔ جب تک مخالف اپنے وعدوں کا پاس کرتے وہ بھی چاہے حالات کیسے ہی ہوں ان وعدوں کو پورا کرنے کا اہتمام کرتے۔

فلاح و بہبود کے لئے بھی ان کے کام بے مثال تھے۔ اپنی ساری سلطنت میں مدرسے اور کالج قائم کئے۔ مسافر خانوں اور شفاخانوں کا اہتمام کیا۔ مسجدیں اور سرائیں تعمیر کروائیں۔ غرض انہوں نے اپنے عہد میں بے شمار نیک کام کئے۔

ان کی رحم دلی۔ خدا ترسی۔ عفو و درگذر اور بردباری بے مثال تھی۔ انفرادی طور پر وہ کبھی تعصب نہ برتتے تھے۔ اپنی عیسائی رعایا کی حفاظت وہ اپنا فرض منصبی سمجھتے تھے۔ یورپ میں انہیں بہادری کا نمونہ مانا جاتا ہے۔ ان سے کبھی بلاوجہ سختی کا اظہار نہیں ہوا۔ قیدیوں کو رہا کرنے اور انعام و اکرام سے نوازنے میں وہ بہت فیاض تھے۔

سلطان صلاح الدین ایوبی کا نام آج بھی نہ صرف اسلامی دنیا بلکہ عیسائی دنیا میں بھی ادب و احترام سے لیا جاتا ہے۔ ان کے کارنامے اور فتوحات کا ذکر مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن کو تیز کر دیتا ہے۔ زندگی کی مایوسیوں اور تلخیوں میں سلطان کا نمونہ ہمیشہ مسلمانوں کے لئے روشنی کا مینار ثابت ہوا ہے۔ یورپ کے زمانہ حال کے نامہ نگاروں اور سوانح نگاروں نے بھی ان کا تعارف انتہائی اچھے الفاظ میں کیا ہے۔ اور انہیں تمام اخلاقی کردار، بہادری، فیاضی، رحم دلی، اور عدل و انصاف کی خوبیوں سے بھرپور مانا ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ر) بشارت احمد۔

امام جماعت کی ہدایات کی روشنی میں

احمدی کردار

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کی بدولت جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے سو سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے اس عرصہ میں اس پر بے شمار مشکلات اور مصائب کے ادوار آئے۔ ان گنت مخالفتوں نے سر اٹھایا۔ پوری دنیا نے اسے نیست و نابود کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ مگر سب کے سب اپنے عزائم اور ارادوں میں ناکام و نامراد رہے۔ طرح طرح کے الزامات تراشے گئے۔ مگر ہمارا کارواں رواں دواں اپنی منزل کی طرف چل رہا ہے۔

فوج کے اندر ایک پرانا قاعدہ قانون ہے کہ جب کسی جگہ پر حملہ کر کے اس کو فتح کر لیا جائے تو پھر وہاں تنظیم نو کی جاتی ہے تاکہ دشمن کے جوابی حملہ کا انتظام کیا جا سکے۔ بالکل اسی طرح جب ہماری جماعت بفضل اللہ بڑھ رہی ہے تو ہمیں پہلے سے زیادہ اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم اپنی اصلاح کی طرف خاص توجہ کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم دین الٰہی میں لوگوں کو فوج در فوج شامل ہوتے دیکھو تو استغفار کیا کرو اس حکم خداوندی اور ارشاد ربانی میں یہی حکمت پنہاں ہے کہ کامیابی کی صورت میں ہم خدا تعالیٰ کی پناہ مانگیں تاکہ ہم پہلے سے زیادہ محفوظ حالت میں آ جائیں اور ہمارے اندر کمزوریاں نہ داخل ہو سکیں۔ پس ہمارے بزرگوں نے جو بلند معیار قائم کیا تھا اسے برقرار رکھنے کے لئے حضرت صاحب مسلسل ہدایات دے رہے ہیں۔ ان کا خلاصہ یہ ہے۔

○ ہم اپنے لین دین کے معاملات میں بڑی ایمانداری اور تقویٰ کا اظہار کریں۔ روپیہ پیسہ تو آنی جانی چیز ہے۔ ہمارے ہر کام میں تقویٰ یعنی خوف الٰہی جاگزیں ہو۔ احمدی نام دیانت داری امانت، اور تقویٰ کی ایک مشعل ثابت ہو۔

○ روزمرہ کی زندگی میں ہر احمدی بڑا اور چھوٹا مرد اور عورت بچہ اور بوڑھا ہر دم یہ احساس اپنے اندر قائم رکھے کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے میرا کوئی ایسا عمل یا فعل ایسا نہ ہو جو مجھے خدا کی پیار کی نگاہوں سے دور کر دے۔

○ ہماری زندگی تکلفات سے پاک ہو۔ شادی بیاہ کی رسومات میں سادگی اور کفایت شعاری کا پہلو نمایاں نظر آئے۔ خوشی کے موقعوں پر غرباء کی خدمت کا خاص اہتمام کیا جائے۔

○ ہماری ہر عورت اور بچی پردہ کو اپنے پاؤں اور ہاتھوں کی زنجیر نہ سمجھے بلکہ اس کو اپنے سر کا تاج تصور کرے۔ اصل پردہ گو کہ حیا کا پردہ ہے مگر دماغ میں بھی پردہ کی اہمیت اور ضرورت اجاگر رہے اور یہی جذبہ ہمارے ان لوگوں میں بھی جاری و ساری رہے جو غیر ممالک میں مقیم ہیں یا آتے جاتے رہتے ہیں۔ ہم پردہ کو پابندی نہیں بلکہ ماحول کے گند سے بچاؤ کے لئے ایک نعمت تصور کریں۔

○ اطاعت نظم و ضبط اور ڈسپلن کی پابندی ہر احمدی پر لازم ہے۔ ہر طرح کے فتنہ و فساد اور ناجائز اختلاف سے اجتناب کا سلسلہ جاری و ساری رہے۔

یہ بات ہمیشہ مد نظر رہے کہ احمدیت سچی اور برحق ہے۔ حضرت بانی سلسلہ خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے تھے۔ امامت احمدیہ کا نظام خدا کی طرف سے اور نصرت ایزدی سے مزین ہے احمدیت دین کی قدریں زندہ کرنے کے لئے قائم ہوئی ہے اس کو ضرور بالضرور ترقی کرنی ہے۔ ہم اپنی اپنی جگہ پر اس کی آبیاری کرتے رہیں۔ ہمیں ہمیشہ اور ہر وقت یہ بات ذہن نشین رکھنی ہوگی کہ ہمارے کسی عمل سے کسی شخص کو ٹھوکر نہ لگے۔ ہمارے خراب عمل کو دیکھ کر کوئی ہماری طرف آتا ہوا دور نہ ہونے لگے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت کی راہوں پر گامزن رکھے۔

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 3

میں ووٹ ڈالے اور اسی سپرٹ میں تقسیم فلسطین کا فیصلہ ہوا۔"

"سر ظفر اللہ نے بتایا کہ جنرل اسمبلی میں کس طرح شروع میں عربوں کی تقسیم فلسطین کی سکیم کے استرداد کا یقین تھا لیکن بعد ازاں زبردست سازشیں کی گئیں کہ عربوں کی حامی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کر دیا گیا۔ صدر اسمبلی نے رائے شماری کو 26۔ نومبر سے 28۔ نومبر پر ملتوی کر دیا۔ دریں اثناء امریکی سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے بعض مندوبین پر ان کی حکومتوں کی مدد سے دباؤ ڈالا اور عربوں کے حامی 17 مندوبین میں سے 4 مندوب دوسرے فریق سے جا ملے۔ لائبیریا کے نمائندے نے اعتراف کیا کہ واشنگٹن میں ان کے سفیر نے انہیں تقسیم فلسطین کی حمایت پر آمادہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہیٹی کے نمائندے نے ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ بتایا کہ وہ اپنی حکومت کی تازہ ہدایات کے ماتحت اب تقسیم فلسطین کے حق میں ووٹ دینے پر مجبور ہو گیا ہے۔ اس طرح بالآخر تقسیم فلسطین کے حق میں امریکی اور یہودی سازش کامیاب ہو گئی اور تقسیم فلسطین کا فیصلہ کر دیا گیا۔" (نوائے وقت 11۔ دسمبر 1947ء ص 6)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم مقبول احمد صاحب ابن مکرم نصیر احمد صاحب دارالنصر غربی (ب) ربوہ کا نکاح بہمراہ عزیزہ مکرمہ حفصہ مبشر صاحبہ بنت مکرم مبشر احمد صاحب (حال امریکہ) مورخہ 13۔ جون 1998ء کو بیت الاقبال دارالنصر غربی ربوہ میں محترم محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب صدر محلہ نے مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔ مکرم مقبول احمد صاحب کے پڑدادا حضرت چوہدری غلام احمد صاحب مہار پوہلہ مہاراں ضلع نارووال حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفیق تھے۔ اور عزیزہ حفصہ مبشر کے نانا شیر محمد صاحب دارالنصر ربوہ تھے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم محمد ارشد صاحب (ارشد سائیکل ورکس) کالج روڈ ربوہ ولد محمد سلیم صاحب دارالشکر ربوہ کا نکاح بہمراہ عزیزہ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب بدوملہی ضلع نارووال مورخہ 98-6-5 کو بعوض پانچ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مسرور احمد صاحب مظفر نے کوٹ دین بدوملہی میں پڑھا۔

مورخہ 6۔ جون 98ء کو شادی کی تقریب منعقد ہوئی۔ احباب اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

ولادت

○ مکرم خورشید احمد جاوید صاحب ریجنل امیر ہنوور (جرمنی) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی بیٹی کے بعد مورخہ 10۔ جون 1998ء کو ایک بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت جلیس احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم صوبیدار میجر عبدالحمید صاحب دارالیمن شرقی ربوہ کا پوتا اور مکرم شیخ فضل الرحمٰن صاحب آف برطانیہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت منداور خادم دین بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم افتخار احمد نعیم صاحب معلم وقف جدید کو مورخہ 98-6-11 کو پہلا بیٹا عطا ہوا ہے۔ جس کا نام حضرت صاحب نے ازراہ شفقت "ابرار احمد" عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

"ابرار احمد" مکرم عبداللطیف صاحب اٹھوال آف ٹوبہ ٹیک سنگھ کا پوتا اور مکرم محمد یوسف صاحب آف 18 بھوڑو (شیخوپورہ) کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ زچہ بچہ کو صحت و عافیت سے رکھے۔ اور بچے کو نیک اور صالح بنائے۔

○ مکرم عطاء الرب صاحب آف عزیز آباد کراچی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 26۔ مئی 1998ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بیٹے کا نام عطاء الوہاب عطا فرمایا ہے۔

نومولود مکرم محمد عبیداللہ گوندل صاحب آف عزیز آباد کراچی کا پوتا اور مکرم مرزا نذیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ محمود آباد کراچی کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ بچے کو نیک و صالح اور خادم دین بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب (دارالعلوم) ہفتہ عشرہ سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں آج کل انتہائی نگہداشت کے کمرہ میں ہیں۔

اسی طرح پروفیسر مبارک احمد صاحب عابد کی ساس صاحبہ بعارضہ فالج بھی اسی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ عزیز طاہر احمد ابن مکرم انور احمد مبشر صاحب صدر جماعت احمدیہ مرل ضلع سیالکوٹ بوجہ بخار رہتا ہے۔

○ مکرم خالد محمود مجید صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا بیٹا عزیز روحان احمد خالد بعمر چھ ماہ سانس کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے آکسیجن دی جا رہی ہے۔

○ مکرم سید سجاد احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کے بھانجے عزیز فضل المنان ابن مکرم قریشی عطاء المنان صاحب کا لندن میں بائی پاس کا آپریشن جلد ہو رہا ہے ان کی شفایابی کے لئے احباب دعا کریں۔

○ مکرم نذیر احمد صاحب خادم بھاولنگر 3 ہفتوں سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔

ان سب کی شفایابی کے لئے احباب دعا کریں۔

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم محمد یار صاحب بابت ترکہ مکرم اللہ بخش صاحب)

مکرم محمد یار صاحب ولد اللہ بخش صاحب دارالصدر غربی ربوہ (کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ) نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ دفتر امانت تحریک جدید ربوہ میں ان کی امانت ذاتی نمبر 144-15 میں مبلغ پانچ صد روپے موجود ہیں۔ یہ رقم مجھے ادا کر دی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ مکرم محمد یار صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم احمد بخش صاحب (بیٹا)
3۔ محترمہ صاحب بی بی صاحبہ (بیٹی)
4۔ محترمہ حلیمہ بی بی صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

○ (مکرم محمد امتیاز خالد صاحب بابت ترکہ مکرم نظام دین صاحب)

مکرم محمد امتیاز خالد صاحب وغیرہ پسران مکرم چوہدری نظام دین صاحب (ولد میاں لکھا صاحب) ساکن 3/6 محلہ باب الابواب ربوہ نے درخواست دی ہے کہ مکرم والد صاحب موصوف بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ للذا ان کا قطعہ و مکان نمبر 3/6 برقبہ 11 مرلے 8 مربع فٹ واقع محلہ باب الابواب ربوہ ہم دو بھائیوں محمد امتیاز خالد اور محمد صادق کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ غلام بی بی صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم محمد سجاد اقبال صاحب (بیٹا)
3۔ محترمہ منظوراں بیگم صاحبہ (بیٹی)
4۔ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ (بیٹی)
5۔ محترمہ فتح بی بی صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرم غلام محمد صاحب (بیٹا)
7۔ مکرم محمد امتیاز خالد صاحب (بیٹا)
8۔ مکرم محمد صادق صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

○ (محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم میاں بشیر احمد صاحب)

محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ مکرم میاں بشیر احمد ساکنہ مکان نمبر 1/12 دارالفضل شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے میاں بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ مذکورہ قطعہ برقبہ 4 کنال میں سے ان کا حصہ 5 مرلے ہے۔ یہ حصہ مندرجہ ذیل ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔

1۔ مکرم منور احمد صاحب ضیاء۔ 2۔ مکرم عبدالقدوس صاحب۔ 3۔ مکرم مسعود احمد صاحب۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم منور احمد صاحب ضیاء (بیٹا)
3۔ مکرم عبدالقدوس صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم مسعود احمد صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم سعید احمد صاحب (بیٹا)
6۔ مکرم ظفر احمد صاحب (بیٹا)
7۔ مکرم حنیف احمد صاحب (بیٹا)
8۔ محترمہ سلمیٰ نسرین صاحبہ (بیٹی)
9۔ محترمہ نجمہ نسرین صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

○ (محترمہ زبیدہ شفقت صاحبہ بابت ترکہ مکرم سیٹھی فضل الحق صاحب)

محترمہ زبیدہ شفقت صاحبہ بنت مکرم سیٹھی فضل الحق صاحب آف جہلم اہلیہ مکرم شیخ مبشر احمد صاحب مکان نمبر 18 گلی نمبر 36 سیکٹر G-6/2 اسلام آباد نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ایک قطعہ نمبر 8/16 برقبہ ایک کنال واقع محلہ دارالنصر غربی ربوہ میں ان کے نام منتقل شدہ ہے۔ یہ قطعہ میرے نام منتقل کیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ محترمہ زبیدہ شفقت صاحبہ (بیٹی)
3۔ محترمہ شہزادہ بیگم (بیٹی)
4۔ محترمہ سعیدہ ساجدہ صاحبہ (بیٹی)
5۔ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (بیٹی)
6۔ محترمہ عقیلہ زاہدہ صاحبہ (بیٹی)
7۔ محترمہ لیقہ شاہدہ صاحبہ (بیٹی)
8۔ محترمہ طاہرہ فریدہ صاحبہ (بیٹی)
9۔ مکرم فداء الحق صاحب سیٹھی (بیٹا)
10۔ مکرم ضیاء الحق صاحب سیٹھی (بیٹا)
11۔ مکرم عطاء الحق صاحب سیٹھی (بیٹا)
12۔ مکرم مظہر الحق صاحب سیٹھی (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

اعلان داخلہ

○ نیشنل کالج آف آرٹس لاہور (N C A) نے مندرجہ ذیل فیلڈ میں ورکشاپ کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان ورک شاپ کا دورانیہ چار سے چھ ہفتے ہو گا۔

1۔ ڈرائنگ۔ 17۔ جون تا 24۔ جولائی۔ فیس۔/5000
2۔ سرامکس۔ یکم جولائی تا یکم اگست فیس 5000/-
3۔ بلاک پرنٹنگ۔ یکم جولائی تا یکم اگست فیس۔/5000
4۔ لیدر کرافٹ۔ 15۔ جولائی تا 15 اگست فیس۔/5000
5۔ Miniature پینٹنگ۔ 17۔ جون تا 15۔ جولائی فیس۔/4000
6۔ فوٹو گرافی۔ 15۔ جولائی تا 18۔ اگست فیس۔/4000 روپے۔

طلبہ اس سلسلہ میں کالج کے ڈپٹی رجسٹرار سے رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ 18: جون-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 40 درجے سنٹی گریڈ

19جون غروب آفتاب	7-19
20جون طلوع آفتاب	5-00

عالمی خبریں

بھارتی پولیس میں مسلمانوں کی بھرتی پر پابندی لگا دی گئی ہے مسلمان آفیسروں کو وزارت داخلہ کی منظوری کے بغیر ترقی بھی نہیں دی جاسکے گی۔ بھارتی اخبار ہند سماچار نے لکھا ہے کہ کشمیری حریت پسندوں کی آمدورفت روکنے لئے بھارت نے کنٹرول لائن پر 3 دفاعی لائنیں بنا دی ہیں۔ زیرو لائن پر بارڈر سیکورٹی فورسز' دوسرے نمبر پر فوج اور تیسرے پر ریاستی بارڈر پولیس کو تعینات کیا گیا ہے۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں تخفیف اسلحہ کے چیئرمین رچرڈ بٹلر نے کہا ہے کہ بغداد میں مذاکرات سے مطمئن ہوں۔

امریکہ اور شمالی کوریا میں میزائل ٹیکنالوجی کے معاملہ میں تنازعہ شدید ہو گیا ہے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ پابندیاں اٹھوانے کے لئے ٹیکنالوجی فروخت کرنے کی شمالی کوریا کی دھمکی انتہائی غیر ذمہ دارانہ ہے۔ آج دھمکی کے سامنے جھک گئے تو پھر پاکستان اور بھارت جیسے ممالک بھی ایسی ہی دھمکیاں دینا شروع کر دیں گے۔

ترک فوج سے 167 اسلام پسند افسروں کو نکال دیا گیا ہے۔

ترکی میں وزیر اعظم نے اپریل 1999ء میں عام انتخابات کرانے کا اعلان کر دیا ہے۔

الجزائر میں ایک ہفتے کے اندر تشدد کے واقعات میں 58۔ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔

بارہ مولا کے جنگلات میں بھارتی فوج اور لشکر طیبہ میں 8 گھنٹے تک جھڑپیں ہوتی رہیں۔ 11 بھارتی فوجی ہلاک اور 3 مجاہد شہید ہو گئے۔

یوگوسلاویہ البانوی مسلمانوں کے ساتھ مذاکرات کرنے پر تیار ہو گیا ہے۔

ملکی خبریں

کالا باغ ڈیم کے خلاف سندھ میں مکمل ہڑتال ہوئی۔ نارتھ ناظم آباد کراچی میں ڈی ایس پی سید شمیم دفتر جانے کی تیاری کر رہے تھے کہ پولیس گارڈ کے باوجود دہشت گردوں نے گھر میں گھس کر گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ ایک معمر شخص دو بیٹوں سمیت قتل کر دیا گیا۔ لیاقت آباد میں کمسن بچی سمیت دو افراد فائرنگ سے زخمی ہوئے۔ کراچی میں خوفناک دھماکوں سے دو کاروں کے پرخچے اڑ گئے۔ ایک شخص ہلاک ہو گیا۔ گلستان جوہر میں ایک بس جلادی گئی۔ لاڑکانہ سانگھڑ۔ ٹنڈو آدم اور نواب شاہ سمیت اندرون سندھ تمام چھوٹے بڑے شہروں میں مکمل ہڑتال رہی۔ حیدر آباد میں زبردستی دوکانیں بند کرادی گئیں۔ کراچی میں بیشتر علاقے کھلے رہے۔ پولیس کا موقف ہے کہ دھماکوں اور گھیراؤ جلاؤ میں کالا باغ ڈیم کے خلاف ہڑتال کرنے والوں کا ہاتھ ہے تشدد کی تازہ ترین لہر میں مرنے والوں کی تعداد 21 ہو گئی۔

وائس آف جرمنی نے کراچی اور سندھ میں جلاؤ گھیراؤ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ لگتا ہے آئندہ کراچی کی قسمت کا فیصلہ ووٹ نہیں بندوق سے ہوگا۔ وائس آف امریکہ نے اپنے تبصرہ میں کہا ہے کہ حکام کو کچھ پتہ نہیں کیا ہو رہا ہے۔ وہ بس لاشوں کا انتظار کرتے ہیں۔ بی بی سی کے مطابق ہڑتال نے 20 سالہ ریکارڈ توڑ دیا ہے۔

وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ قومی ایجنڈے میں روکاٹ برداشت نہیں کریں گے کالا باغ ڈیم ہر صورت میں بنے گا۔ 50 سال بعد ملک کو صحیح سمت گامزن کر دیا ہے۔ قوم نے خود انحصاری فنڈ میں دل کھول کر عطیات دیئے تو ملکی معیشت مضبوط ہو جائے گی۔ بیرون ملک پاکستانیوں کا جوش و خروش حکومت کے لئے تقویت کا باعث ہے۔ لندن سے وطن واپسی پر وزیر اعظم نے اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ میں مقیم پاکستانیوں نے بڑھ چڑھ کر عطیات دیئے ہیں۔

وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم کا اعلان صوبوں کے اتفاق رائے کے بعد کیا گیا ہے۔ ڈیم ملکی ترقی کے لئے ناگزیر ہے۔ اس پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا۔

حکومت پنجاب نے سرحد کو پیشکش کر دی ہے کہ کالا باغ ڈیم کے منافع میں حصہ دار بن جائے سرحد تربیلا ڈیم کا منافع چھوڑ دے تو ہم کالا باغ ڈیم کی رائلٹی چھوڑنے پر تیار ہیں۔

قومی اسمبلی میں کالا باغ ڈیم پر حکومت نے اپوزیشن کو مناظرے کا چیلنج دیا ہے۔ لیکن اپوزیشن اسے قبول کرنے پر تیار نہیں۔

تجزیاتی و تحقیقی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ کالا باغ ڈیم کی تعمیر بروقت شروع نہ ہونے سے 3 کھرب کا نقصان ہوا ہے اصل منصوبے کے وقت ڈالر 17 روپے کا تھا جو اب 48 روپے کا ہو چکا ہے۔ مجوزہ لاگت 5۔ ارب ڈالر ہے ڈیم 8 سے 9 سال میں مکمل ہوگا۔ جو بجلی نجی بجلی گھروں سے 4 سے 7 روپے میں خریدی جا رہی ہے کالا باغ ڈیم 40 پیسے سے ڈیڑھ روپے میں پیدا کرے گا۔ تیل پر خرچ ہونے والا زرمبادلہ بھی بچے گا۔

پاکستان پیپلز پارٹی نے وزیر اعظم نواز شریف اور وزیر اعلیٰ شہباز شریف کے خلاف چیف احتساب کمشنر کے پاس ایک ریفرنس دائر کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ رائے ونڈ فارم پر سرکاری وسائل کا استعمال کر کے اربوں روپے کا ذاتی مفاد حاصل کیا گیا ہے۔ شریف فیملی نے 90 کروڑ کی زمین خریدی اور سرکاری خزانے سے 62 کروڑ روپے ترقیاتی کاموں کے لئے خرچ کروائے۔ 20 کروڑ کے الگ فنڈ خرچ ہوئے۔ نہر کی خصوصی مرمت پر 8 کروڑ روپے خرچ ہوئے۔ اراضی کی قیمت بڑھانے کے لئے جوبلی ٹاؤن سکیم شروع کی۔ اس پر شریف خاندان نے ڈیڑھ سو ایکڑ زمین خریدی۔ اب اسے موٹر وے سے بھی ملایا جا رہا ہے۔ انہیں نااہل قرار دیا جائے۔

وزیر اعلیٰ سندھ لیاقت علی جتوئی نے مالی سال 99-1998ء کے لئے دو ارب 90 کروڑ روپے خسارے کے ساتھ 54۔ ارب 14 کروڑ روپے کا ٹیکس فری بجٹ پیش کر دیا ہے۔ 54۔ ارب 14 کروڑ روپے میں سے وفاق سے صوبہ سندھ کو 35۔ ارب 90 کروڑ روپے جبکہ صوبائی آمدنی 8۔ ارب 60 کروڑ روپے ہوگی۔ اور اخراجات کا تخمینہ 47۔ ارب 38 کروڑ روپے ہے۔

بلوچستان اسمبلی کے چار مسلم لیگی ارکان سابق وزیر اعلیٰ ذوالفقار علی مگسی' سرور خان' سعید ہاشمی اور جعفر خان مندوخیل کے خلاف پارٹی ایکٹ کے تحت کارروائی کرتے ہوئے انہیں نااہل قرار دے دیا گیا ہے۔ اور اسمبلی کی رکنیت ختم کر دی گئی ہے۔ یہ چاروں ارکان کسی بھی کارروائی میں حصہ نہیں لے سکیں گے۔

سندھ اسمبلی میں بجٹ اجلاس میں اپوزیشن نے سخت ہنگامہ آرائی کی۔ کالا باغ ڈیم کے خلاف نعرہ بازی کی۔ اپوزیشن ارکان بازوؤں پر کالی پٹیاں باندھ کر آئے تھے۔ اور کالا باغ ڈیم کے خلاف بینرز اٹھا رکھے تھے۔

سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اور علامہ طاہر القادری میں سخت اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اگر ایک صوبہ راضی نہ ہو تو ڈیم نہیں بننا چاہئے۔ ڈیم اتفاق رائے سے بننا چاہئے۔ پیپلز پارٹی کے اجلاس میں جس کی صدارت بے نظیر بھٹو نے کی پنجاب اور سندھ کے ارکان میں کالا باغ ڈیم کے متعلق اختلاف ہو گیا۔

سٹیٹ بینک نے 6 جون 1998ء کے ایک نوٹیفکیشن کے مطابق تمام کمرشل بینکوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ 46 روپے کی بجائے سرکاری ریٹ 44.05 روپے فی ڈالر کے حساب رقم ادا کریں۔ جبکہ اس سے پہلے نوٹیفکیشن کے مطابق سرکاری شرح 46 روپے فی ڈالر مقرر کی گئی تھی۔

محکمہ انکم ٹیکس نے متعدد وفاقی اور صوبائی محکموں کے ہزاروں افسروں اور ملازمین کو انکم ٹیکس ادا نہ کرنے پر ان کی تنخواہیں روکنے کا حکم دے دیا ہے۔ ان میں واپڈا' سوئی ناردرن تعلیمی بورڈ اور انشورنس کمپنیوں کے افسران و ملازمین شامل ہیں۔

خالص سونے کے زیورات نئے ڈیزائنوں میں بنوانے اور خریدنے کیلئے
محمود جیولرز
دوکان 212381
رہائش 212131
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

SUZUKI Sales Service Parts
تمام سوزوکی گاڑیاں کنٹرول ریٹ پر حاصل کریں
SUNDAY OPEN
MINI MOTORS
AUTHORISED A. CLASS DEALERS OF
PAK SUZUKI MOTOR CO. LTD.
54 - Industrial Area, Gulberg III, Lahore. Tel. 5712119-877864

100% خالص معیاری گرم مصالحہ جات رضوان فوڈز
شادی بیاہ و دیگر پارٹیوں اور گھریلو استعمال کیلئے
گرم مصالحہ
مکمل فارمولا کے ساتھ
ہمارا تعاون آپکے خاندان کی صحت کا ضامن
محمد ابراہیم اینڈ سنز دارالرحمت وسطی ربوہ
فون 212307

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
آفس: 212764
گھر: 211379

برائے بیرون